روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 13را پریل 2012ء 20 جمادی الاول 1433 ہجری 13 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 87

غصہ سے نجات کا نسخہ

حضرت سلیمانؓ بن صرد بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دو آدمی قریب ہی جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ تھا۔ رگیں پھولی ہوئی تھیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اس کی یہ کیفیت جاتی رہے۔ یعنی وہ کہے اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب حدیث نمبر:5649)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یادرکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کرسکیں۔ سوتم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو۔ سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راست بازی کی طرف پھیر دے۔ تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض۔ اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں کیونکہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 45)

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا .... ۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو اور اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافرخانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اس پرآشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔

(اربعین نمبر4۔ روحانی خزائن جلد17 صفحہ442)

ضرورت اساتذہ

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ مجلس نصرت جہاں کو اپنے سکولز کیلئے فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی میں ایم ایس سی نیز اسلامیات اور انگریزی میں ایم اے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بی ایڈیا ایم ایڈ ہوں تو زیادہ مفید ہوں گے۔ خدمت کا شوق رکھنے والے مخلصین درج ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

دفتر مجلس نصرت جہاں تحریک جدید (شرقی ونگ) ربوہ فون:0476212967 موبائل 03327068497

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 15 راپریل 2012ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ موصوف ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

سالانہ تقریب تقسیم اسناد وانعامات 2012ء

مدرسۃ الحفظ طالبات وعائشہ دینیات اکیڈمی

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 27 مارچ 2012ء کو شام پونے پانچ بجے عائشہ دینیات اکیڈمی و مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ کی 18 ویں سالانہ تقریب تقسیم اسناد وانعامات ایوان ناصر دفتر انصاراللہ میں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرمہ حافظہ رفیعہ صداقت صاحبہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جس میں مدرسۃ الحفظ اور دینیات کلاس کا مختصر تعارف پیش کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ 17 مارچ 1993ء کو نظارت تعلیم کے زیر انتظام طالبات کے لئے مدرسۃ الحفظ اور دینیات کلاس کا قیام عمل میں آیا۔ کچھ عرصہ کے بعد دونوں اداروں کو ضم کر کے عائشہ دینیات اکیڈمی کا نام دیا گیا۔

مدرسۃ الحفظ طالبات میں قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے 3 سال اور دہرائی کے لئے مزید 6 ماہ کا عرصہ مقرر ہے۔ 2 مرتبہ دہرائی کرنے کے بعد طالبات کا امتحان ادارہ میں لیا جاتا ہے۔ جس کے بعد مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب پرنسپل مدرسۃ الحفظ طلباء بطور External Examiner فائنل امتحان لیتے ہیں۔ امتحان میں کامیاب ہونے والی طالبہ کو حافظہ کی سند دی جاتی ہے۔ اس وقت مدرسۃ الحفظ میں 60 طالبات کی گنجائش ہے۔ دوران سال حفظ کرنے والی اور دہرائی کرنے والی طالبات کی زیادہ سے زیادہ تعداد 77 رہی۔ 1993ء میں 15 طالبات نے داخلہ لیا اور 1996ء میں ان میں سے 14 طالبات نے حفظ مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ فروری 2011ء تک کل 233 طالبات نے حفظ مکمل کیا۔ عرصہ زیر رپورٹ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کل 35 طالبات نے قرآن کریم حفظ کر کے کامیابی حاصل کی۔ ان میں سے 29 کا تعلق ربوہ سے ہے جبکہ تین طالبات کا تعلق فیصل آباد سے نیز شورکوٹ، داتہ زیدکا سیالکوٹ اور دنیاپور ملتان سے ایک ایک طالبہ شامل ہوئیں۔

(بیرون از ربوہ طالبات کو ذاتی طور پر رہائش کا انتظام کرنا ہوتا ہے)

اس طرح ادارہ کے قیام سے لے کر اب تک فارغ التحصیل حافظات کی کل تعداد 268 ہو چکی ہے۔ اس سال سے ادارہ میں رحمۃ للعالمین ایوارڈ کا اجرا ہوا ہے۔ یہ انعام 25 ہزار روپے نقد رقم پر مشتمل ہے جو کہ کم عرصہ حفظ اور دہرائی نیز فائنل ٹیسٹ میں مجموعی طور پر سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والی طالبہ کو دیا جاتا ہے۔

دوران سال حفظ مکمل کرنے والی طالبات میں مختصر ترین عرصہ میں حفظ مکمل کرنے والی طالبہ عزیزہ گلناز ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب ہے جو رحمۃ للعالمین ایوارڈ کے انعام مبلغ 25 ہزار روپے کی حقدار قرار پائی۔ عزیزہ کا عرصہ حفظ 4 ماہ 26 دن ہے۔ یہ ادارہ میں مختصر ترین عرصہ حفظ کا ریکارڈ ہے۔

رپورٹ دینیات کلاس

عائشہ اکیڈمی کا دوسرا حصہ دینیات کلاس ہے۔ اس کلاس کے نصاب کا دورانیہ 2 سال ہے۔ یہ نصاب 4 سمیسٹرز میں مکمل کروایا جاتا ہے۔ ہر سمیسٹر کا امتحان الگ لیا جاتا ہے اور الگ سند دی جاتی ہے۔ مئی 2010ء تک دینیات کا کورس مکمل کر کے کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کی تعداد 138 تھی۔ اس سال 7 طالبات نے یہ کورس مکمل کیا ہے۔ اس طرح دینیات کلاس کی فارغ التحصیل طالبات کی کل تعداد 145 ہو گئی ہے۔ دینیات کلاس میں داخلہ کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ ادارہ میں شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے کر استفادہ کرتی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایسی طالبات کی تعداد 5 رہی۔ سال 2010-2011ء میں نظارت تعلیم کی طرف سے دینیات کلاس کی طالبات کے لئے خصوصی انعامی وظیفے کا اعلان کیا گیا۔

1۔ ہر سمیسٹر کے فائنل امتحان میں اول آنے والی طالبہ کو -/500 روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

2۔ ایسی طالبہ جو چاروں سمیسٹرز میں بلا استثناء اول پوزیشن حاصل کرے گی اس کے لئے 2 ہزار روپے نقد انعام ہوگا۔ اس سال پہلی مرتبہ چاروں سمیسٹرز میں اول آنے پر عزیزہ نعیمہ احمد بنت مکرم مبارک احمد صاحب نے یہ انعام حاصل کیا۔

دوران سال ادارہ میں قومی اور جماعتی اہم ایام کی مناسبت سے جلسے حفظ کلاسز کی طالبات کی امہات کی ماہانہ میٹنگ اور دینیات کلاس کی طالبات کی امہات کی سالانہ میٹنگ کی جاتی ہیں۔ مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب پرنسپل مدرسۃ الحفظ طلباء کا لیکچر اپریل 2011ء میں کرایا گیا۔

رپورٹ کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے حفظ مکمل کرنے والی طالبات میں اسناد وانعامات تقسیم کئے نیز دینیات کلاس کی کامیاب طالبات میں بھی اسناد وانعامات تقسیم کئے۔

اس کے بعد آنمحترمہ نے انتہائی مؤثر انداز میں عملی زندگی کی مثالیں دیتے ہوئے طالبات کو قرآن کریم دہراتے رہنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی۔

آخر میں سب کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب حافظات اور دینیات کلاس کی بچیوں کے لئے یہ اعزاز اور کامیابی مبارک فرمائے۔ آمین

سال 2011-12ء میں حفظ قرآن مکمل کرنے والی حافظات کی فہرست

نام حافظات	ولدیت	ساکن	عرصہ حفظ
حافظہ گلناز ناصر	مکرم ناصر احمد صاحب	ربوہ	4 ماہ 26 دن
حافظہ درعدن کلثوم	مکرم امجد اقبال صاحب	ربوہ	1 سال 1 ماہ 25 دن
حافظہ سجیلہ جاوید	مکرم جاوید اقبال صاحب	ربوہ	1 سال 4 ماہ 10 دن
حافظہ کنزیٰ یوسف	مکرم راجہ ناصر احمد یوسف صاحب	ربوہ	1 سال 5 ماہ
حافظہ ازکیٰ نعیم	مکرم نعیم احمد صاحب	ربوہ	1 سال 5 ماہ 13 دن
حافظہ مدیحہ رحمٰن	مکرم چوہدری امین الرحمٰن صاحب	ربوہ	1 سال 8 ماہ 22 دن
حافظہ رابعہ نورین	مکرم مبشر احمد صاحب	ربوہ	1 سال 11 ماہ 19 دن
حافظہ تحمیدہ مبارک	مکرم مبارک احمد صاحب	ربوہ	2 سال 14 دن
حافظہ سعدیہ منظور	مکرم چوہدری منظور احمد صاحب	ربوہ	2 سال 25 دن
حافظہ عائشہ سطوت	مکرم حافظ عبدالکریم صاحب بھٹی	ربوہ	2 سال 1 ماہ 18 دن
حافظہ سعدیہ ماہم	مکرم محمد ادریس صاحب	ربوہ	2 سال 1 ماہ 19 دن
حافظہ ذکیہ پروین	مکرم محمد مطیع اللہ صاحب شاہین	ربوہ	2 سال 2 ماہ 1 دن
حافظہ عالیہ بدر	مکرم نصیر احمد قمر صاحب	ربوہ	2 سال 4 ماہ 2 دن
حافظہ فاتحہ ظفر	مکرم محمد ظفر اللہ اسلم صاحب	ربوہ	2 سال 4 ماہ 3 دن
حافظہ سعدیہ مشعل	مکرم مظفر احمد صاحب	ربوہ	2 سال 4 ماہ 6 دن
حافظہ سمیتہ احمد	مکرم ذوالفقار احمد صاحب	ربوہ	2 سال 5 ماہ 3 دن
حافظہ لبنیٰ نعیم	مکرم نعیم احمد شاہد صاحب	ربوہ	2 سال 6 ماہ 17 دن
حافظہ ساریہ فضیلت	مکرم طاہر احمد صاحب	ربوہ	2 سال 7 ماہ 27 دن
حافظہ فائزہ اشرف	مکرم محمد اشرف صاحب	چک 132 گ ب فیصل آباد	2 سال 8 ماہ 16 دن
حافظہ عنبرین سحر	مکرم محمد خان صاحب	گھسیٹ پورہ فیصل آباد	2 سال 8 ماہ 19 دن
حافظہ طیبہ عروج	مکرم عبدالمومن صاحب	ربوہ	2 سال 8 ماہ 19 دن
حافظہ مریم صدیقہ	مکرم ناصر احمد صاحب	ربوہ	2 سال 8 ماہ 26 دن
حافظہ فریحہ طلعت	مکرم خالد احمد امجد صاحب	ربوہ	2 سال 9 ماہ 2 دن
حافظہ انیلہ منور	مکرم منور نصیر احمد صاحب	ربوہ	2 سال 9 ماہ 4 دن
حافظہ فائزہ ناصر	مکرم نصیر احمد ناصر صاحب	ربوہ	2 سال 9 ماہ 5 دن
حافظہ اقراء تسلیم	مکرم محمد اسلم صاحب	ربوہ	2 سال 9 ماہ 10 دن
حافظہ منیبہ احمد	مکرم احسان اللہ صاحب	ربوہ	2 سال 11 ماہ 18 دن
حافظہ مشعل انعام	مکرم عبدالانعام صاحب	ربوہ	3 سال 6 دن
حافظہ نائلہ جمیل	مکرم محمد جمیل صاحب	ربوہ	3 سال 28 دن
حافظہ امۃ الباسط	مکرم منور احمد صاحب	داتہ زیدکا حال ربوہ	3 سال 1 ماہ
حافظہ فریال رؤف	مکرم عبدالرؤف صاحب	شورکوٹ حال ربوہ	3 سال 1 ماہ 4 دن
حافظہ کومل منور	مکرم شیخ منور احمد صاحب	دنیاپور ملتان	3 سال 1 ماہ 17 دن
حافظہ ردا یاسین	مکرم محمد یاسین صاحب	ربوہ	3 سال 2 ماہ 22 دن
حافظہ ماریہ شہزاد	مکرم شہزاد ظفر صاحب	ربوہ	3 سال 2 ماہ 28 دن
حافظہ ماریہ امیر	مکرم امیر احمد صاحب	گنڈا سنگھ فیصل آباد	3 سال 5 ماہ 16 دن

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

قسط نمبر 36

ایک عرب کا جماعت سے انحراف

1980ء کی دہائی کے نصف آخر میں ایک عرب حسن عودہ کے ارتداد پر مخالفین نے بڑا شور مچایا۔ جماعت احمدیہ کے لئے یہ واقعہ اس لحاظ سے قابل افسوس ضرور تھا کہ ایک شخص نے راہ نجات کو پہچان کر چھوڑ دیا اور ایسی راہ اختیار کی جس کا نتیجہ لازماً بُرا ہے۔لیکن اس شعور کا کہیں دُور دُور تک بھی نام ونشان نہ تھا کہ اس کے جانے سے جماعت کو کوئی نقصان ہوا ہے۔کیونکہ جو بات اس کی وجہ انحراف بنی وہ یہی تھی کہ اس کے سپرد کئے گئے کام واپس لے لئے گئے اور اسے اپنے ملک واپس جانے کا کہا گیا تھا۔لہٰذا جب جماعت کو اس پر اعتماد نہ رہا،اس کے کام پر اعتماد نہ رہا، حتی کہ اس کے یہاں رہنے میں جماعت کو کسی قسم کی خیر کی توقع نہ رہی تو پھر اس کے مخالفین کے ساتھ جا ملنے اور اعلان انحراف سے جماعت کا کیا نقصان ہوسکتا تھا۔اس کے انحراف پر جب مخالفین نے بغلیں بجانی شروع کیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 8 دسمبر 1989ء کو خطبہ جمعہ میں اس کے بارہ میں تفصیلی حقائق جماعت کے سامنے رکھے۔اس خطبہ کے بعض حصے قارئین کرام کے لئے پیش کئے جاتے ہے۔ذیلی عناوین اصل خطبہ کا حصہ نہیں ہیں۔

لندن آمد کا پس منظر

’’کبابیر سے 1985ء میں اس وقت کے مربی شریف احمد صاحب امینی نے سب سے پہلے ان کا نام اس سفارش کے ساتھ بھجوایا کہ ان کو انگلستان بلوا کے سلسلہ کا کوئی کام لیا جائے اور وجہ یہ بیان کی کہ یہاں یہ ہمارے قابو کے نہیں۔ بداخلاقی کرتے ہیں اور اعتراض کی بہت عادت ہے۔لیکن چونکہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو مخلص ہے اور یہ عربی دان بھی ہیں اور اُردو کا بھی کچھ ملکہ رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت میں اور عربی خط وکتابت میں کام آسکتے ہیں اور انہوں نے یہ حسن ظنی ظاہر کی کہ گویا یہاں آکر یہ سنبھل جائیں گے اور اپنی بدعادات سے باز آجائیں گے‘‘۔

’’جنوری 1986ء میں ان کو عربک ڈیسک کا انچارج مقرر کیا گیا جو باقاعدہ تبشیر کے تابع مختلف ڈیسکوں میں سے ایک ڈیسک ہے۔چند ماہ کے اندر ہی ان کے مزاج کی کجی کئی رنگ میں ظاہر ہونا شروع ہوئی۔سب سے پہلے انہوں نے ایک شخص کے متعلق سفارش کی کہ یہ غزہ کے ایک مخلص احمدی ہیں اور بہت ہی قابل اور رسالوں کے مدیر رہے ہیں۔ زبان پر بڑا عبور ہے۔ صاحب علم وفضل انسان ہیں۔ان کی خواہش ہے کہ یہ اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت میں پیش کریں اور مَیں پُرزور سفارش کرتا ہوں کہ ان کو یہاں بلوا لیا جائے اور اگر کوئی عربی رسالہ شائع کرنا مقصود ہو تو یہ اس کے لئے بہترین مدیر ثابت ہوں گے۔چونکہ مجھ پہ یہ تاثر دیا گیا کہ یہ کبابیر فلسطین سے خبریں منگوا رہے ہیں اور جو بھی باتیں کررہے ہیں وہ وہاں کی جماعت کے علم میں بھی ہیں، میں نے ان کی بات کو قبول کرلیا۔کیونکہ اس سے پہلے ان کے جھوٹ کا اور کجی کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔جب وہ یہاں تشریف لے آئے،غزہ کے یہ دوست، تو تھوڑی دیر کے بعد ہی فلسطین کی جماعت کی طرف سے ایک بہت زور کا احتجاج موصول ہوا۔اور انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو جماعت احمدیہ کی خدمت سپرد کی ہے یا کوئی خدمت سپرد کی گئی،جس کا جماعت احمدیہ سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ یہ وہ صاحب ہیں،ان کے بیان کے مطابق، جنہوں نے حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کے زمانہ میں احمدی ہونے کا فیصلہ کیا اور اس کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا۔لیکن احمدی ہوتے ہی انہوں نے جماعت کبابیر سے مالی مطالبات شروع کردیئے۔ جب وہ مطالبات ردّ کر دیئے گئے تو انہوں نے باقاعدہ علیحدگی کا اعلان کیا اور عدالت میں حاضر ہوکر یہ بیان دیا کہ میرا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اور خود حسن عودہ کے والد صاحب بھی وہاں گئے اور تحقیق کے بعد ساری جماعت کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس شخص کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ باوجود علم کے ’’عودہ‘‘ نے یہ ایک جھوٹا تصور پیش کیا کہ ایک نہایت ہی مخلص احمدی جو خدمت کے لئے آمادہ اور تیار اور خواہشمند ہے اس کو یہاں بلوا لینا چاہئے۔ بہرحال اسی وقت ان کو فارغ کرکے واپس بھجوا دیا گیا۔ یہ واقعہ جون 1986ء کا ہے یعنی آنے کے چند ماہ بعد چھ مہینے کے اندر اندر۔ اور جب مَیں نے عودہ صاحب کو بلا کر یہ سرزنش کی کہ آپ نے اتنا واضح جھوٹ بولا، ایسا دھوکے سے کام لیا، آپ کیسی سلسلہ کی خدمت کریں گے؟ تو اس پر پہلے تو صاف انکار کردیا کہ میرے تو علم میں ہی نہیں تھا۔ یہ مجھ پر جھوٹا الزام ہے کہ مجھے علم تھا کہ یہ شخص (منحرف) ہوچکا ہے۔ جب جماعت کبابیر کے پیش کردہ حقائق سامنے پیش کئے گئے تو 11 دسمبر 1986ء اور پھر 12 دسمبر 1986 کو تحریری طور پر اپنی غلطی کا اقرار کیا اور یہ بھی لکھا کہ میرے والد صاحب کو بھی اس کے (انحراف) کا علم تھا اس لئے مجھ سے غلطی ہوگئی ہے اور معاف کردیا جائے......

فوری طور پر ان کی فراغت کا فیصلہ کر کے ان کو واپس بھجوانے کا حکم دیا گیا۔ اس پر انہوں نے نہایت عاجزانہ معافی مانگی اور ایک نہایت مخلص عرب دوست کو اپنا سفارشی بنایا اور انہوں نے ایک بہت ہی پرزور سفارش کا خط لکھا اور کہا کہ یہ عدم تربیت یافتہ ہے غلطی ہوگئی معاف کردیں، آئندہ سے کبھی اس قسم کی بیہودہ حرکت نہیں کرے گا۔ چنانچہ میں نے ان کے اصرار پر اور کچھ اس لئے کہ ان کے والدین کی میرے دل میں بہت عزت تھی اور ہے، وہ دیر سے سلسلہ سے بڑے اخلاص سے وابستہ ہیں، میں نے اس لئے اس کو معاف کردیا اور دوبارہ جماعت کی خدمت پر مامور کردیا‘‘۔

’’ان کے سپرد کام یہ تھا کہ عربوں سے خط وکتابت کریں اور بعض مضامین کے تراجم کریں۔ عربوں کی ہماری تین بڑی جماعتیں ہیں، ایک شام میں ایک فلسطین میں اور ایک مصر میں۔اس کے علاوہ خدا کے فضل سے دوسرے ممالک میں بھی عرب موجود ہیں۔لیکن کثرت سے نہیں۔ یہاں بھی بہت زیادہ بڑی تعداد میں جماعتیں تو نہیں لیکن فلسطین میں مثلاً بہت بڑی ایک جماعت ہے۔ سارے کا سارا گاؤں خدا کے فضل سے احمدی ہے۔تو یہ تین بڑی جماعتیں ہیں جن سے خصوصیت کے ساتھ خط وکتابت کا کام ان کے سپرد تھا۔لیکن سب سے پہلے شام سے ہمیں اطلاع ملی کہ یہ صاحب ہم سے خط وکتابت کے اہل نہیں اور کئی ایسی باتیں لکھتے ہیں جو قابل اعتراض ہیں۔ اس لئے مہربانی فرما کر ان کو حکم دیا جائے کہ آئندہ آپ کے درمیان ہمارے ساتھ واسطہ نہ بنیں۔ چنانچہ ان کو 86ء میں بھی 25 مئی 1986ء) کو تحریری حکم کے ذریعہ روک دیا گیا‘‘۔

’’فلسطین کی جماعت کی طرف سے بھی ایسے ہی احتجاجی خطوط موصول ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آپ ان سے اور کام لے لیں لیکن اپنے درمیان اور ہمارے درمیان ان کو تحریر کا رابطہ نہ بنائیں کیونکہ آپ کے نام کا پیڈ استعمال کرتے ہیں اور غلط باتیں لکھتے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے تحقیق کروائی تو دفتر سے بغیر اجازت کے میرا لیٹر پیڈ اٹھا کے لے گئے تھے اور اس پر انہوں نے خط وکتابت شروع کی ہوئی تھی۔ وہاں سے اس کی فوٹو کاپیز ہمیں ملیں۔ چنانچہ ان کو تحریراً (13 جون 1986ء) کو حکم دیا گیا کہ آئندہ آپ نے فلسطین سے بھی کوئی خط وکتابت نہیں کرنی۔ ہاں اس حکم کے باوجود انہوں نے کہیں کہیں بعض لوگوں کے ساتھ جماعت کی نمائندگی میں خط وکتابت جاری رکھی۔ جماعت چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بیدار مغز ہے اور کسی بات کو وہ چھپا نہیں رہنے دیتی۔اس لئے ہمیں اطلاعیں ملیں کہ یہ ابھی بھی بعض لوگوں سے خط وکتابت کررہے ہیں اور اپنے آپ کو جماعت کا نمائندہ ظاہر کرکے خط وکتابت کرتے ہیں۔ چنانچہ وکیل التبشیر نے پھر (20/اکتوبر 1986ء) کو اس بات کا سختی سے نوٹس لیا اور ان کو حکم دیا کہ آئندہ آپ نے ہرگز فلسطین کے احمدیوں سے جماعت کی نمائندگی میں کوئی خط وکتابت نہیں کرنی‘‘۔

’’1987ء کے آغاز میں مصر سے بھی احتجاجی خط موصول ہوئے کہ یہ صاحب جو ہم سے خط وکتابت کر رہے ہیں مہربانی فرما کر ان کو روک لیں۔آپ اور ذریعہ اختیار کرلیں لیکن ان صاحب کو بیچ میں نہ ڈالیں۔تو تین بڑی عرب جماعتیں ہیں اور تینوں نے احتجاج کر کے ان کو جماعت کی نمائندگی سے رکوا دیا‘‘۔

’’پھر 1986ء میں ہی ان کی بعض اور بدعادات ظاہر ہوئیں جن میں سے کچھ تو مالی معاملات سے تعلق رکھتی ہیں اور تبشیر کو (19/اپریل 1986ء) اور (21/اکتوبر 1986ء) کو تحریراً ان کو نوٹس دینے پڑے اور مجھے بھی ان کو سمجھانا پڑا کہ آپ نے اس طرح بغیر اجازت کے کوئی خرچ کیا تو میں منظور نہیں کروں گا۔اب تک میں برداشت کرتا چلا آرہا ہوں لیکن آئندہ سے یہ نخرے برداشت نہیں ہوں گے۔اس لئے پہلے تحریری اجازت لیں اپنے افسران سے، پھر خرچ کریں۔ پھر اپنے مستقر سے یعنی جس جگہ پر مقرر تھے وہاں سے بغیر اجازت کے غائب ہونا شروع ہوگئے۔ چنانچہ (30/دسمبر 1986ء) تحریراً انہیں اس بات کی بھی تنبیہ کرنی پڑی۔ یہ پہلے چھ مہینے کے شگوفے ہیں جو انہوں نے یہاں چھوڑے۔ اور جن کے اوپر جماعت نوٹس تو لیتی رہی لیکن ان سے مغفرت کا سلوک رہا۔ جس کی وجہ میں نے بیان کی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ اس نوجوان کی اصلاح ہو جائے اور جس حد تک محفوظ طور پر اس سے کام لیا جاسکتا ہے اس سے کام لیا جائے۔ 1986ء میں ہی ان کو ایک نہیں بلکہ بار بار یہ تنبیہات بھی کرنی پڑیں کہ آپ اپنے افسران کی نہ صرف حکم عدولی کرتے ہیں بلکہ واضح بدتمیزی سے کام لیتے ہیں اور یہ بات ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے آپ کو اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

عدم تعاون اور افسران سے نافرمانی کے رویّہ کے متعلق وکیل التبشیر نے پھر ان کو (27/مئی 1987ء) کو سختی سے نوٹس دیا کہ آپ اس سے

باز نہیں آ رہے۔ اپنے رویّہ کو ٹھیک کریں ورنہ ہمیں آپ کو فارغ کرنا پڑے گا۔(18/جولائی 1987ء) کو پھر مجھے تنبیہ کرنی پڑی۔ پھر (31/مئی 1988ء) کو ان کی بار بار کی کجیوں کی وجہ سے بالآخر جب مَیں نے سمجھایا اور بہت اچھی طرح قرآن وحدیث اور سنت کے حوالے دے کر سمجھایا کہ آپ اپنی اصلاح کرلیں مَیں بار بار آپ سے عفو کا سلوک محض اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ کی اصلاح ہو جائے لیکن آپ باز نہیں آ رہے۔ اس پر بھی ان کا معافی کا خط ملا جو ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے"۔

"رسالہ التّقویٰ کا ان کو مدیر بنایا گیا لیکن رسالہ التّقویٰ میں بھی انہوں نے بعض ایسی حرکتیں کیں اور بار بار کی نافرمانیاں شروع کیں جس کے نتیجے میں 7/مارچ 1989ء کو ان کو رسالہ کی ادارت سے بھی فارغ کر دیا گیا۔ یہ ہیں "معتمد صاحب" جن کے سپرد جو کام کئے بالآخر واپس لینے پڑے۔ یہاں تک کہ رسالہ کی ادارت سے بھی فارغ کر دیئے گئے"۔

"ایک کام خطبات کے ترجمہ کا تھا۔ وہ یہ صرف کرتے تھے۔ لیکن سیریا سے خطبات کے ترجموں کے متعلق بھی احتجاج موصول ہوا اور ایک صاحب ہیں جو انگریزی دان بھی ہیں اور بہت اچھے عربی ادیب ہیں، انہوں نے مجھے لکھا کہ یہ خطبہ! یہاں مَیں نے اس کی اشاعت روک دی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ مجھے انگریزی کا ترجمہ بھی پہنچا ہے، عربی ترجمہ بھی پہنچا ہے۔ مجھے یہ احساس ہے کہ انہوں نے اصل مضمون سے واضح طور پر انحراف کیا ہے۔ اور غلط تأثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ان کے ترجمہ کے اوپر بھی پھر مَیں نے دوبارہ ہدایت کی کہ اب کڑی نظر رکھی جائے۔ جب تک پورا ترجمہ ہمارے بعض احمدی علماء جو خدا کے فضل سے عربی کا بہت ملکہ رکھتے ہیں اور یہاں موجود ہیں، وہ نظر نہ ڈال لیں اس وقت تک ان کے ترجمہ کو بھی اب استعمال نہ کیا جائے۔ یہ 7/مارچ 1989ء کا واقعہ ہے"۔

"یہ آخری کام جب ان سے واپس لے لیا گیا تو پھر انہوں نے بعض اور پرپُرزے نکالنے شروع کئے جن پر ہم براہ راست اس طرح تو نظر نہیں رکھ سکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے مختلف ذرائع سے یہ اطلاعات بھجوانے کا انتظام فرما دیا کہ اس کے بعد انہوں نے اپنے بغض کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ یہ پروپیگنڈہ شروع کیا بعض نو احمدیوں میں کہ یہ جماعت جو ہے یہ پاکستانیت کو دوسروں پر مسلط کر رہی ہے۔ اس واسطے racialism کا بہانہ بنا کر جن لوگوں سے انہوں نے دیکھا کہ کچھ توقع ہے کہ وہ ہاں میں ہاں ملائیں گے ان سے پھر یہ بات کرنا شروع کی اسی تین مہینے کے عرصہ میں کہ حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق مجھے شک ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئیں اور اس رنگ میں ان کو انہوں نے بدکانا شروع کیا اور جب اس کی اطلاع جون میں یعنی تین مہینے کے اندر اندر ایک ایسے شخص کے ذریعہ پہنچی جو پوری طرح گواہ بن گیا جس نے تحریری طور پر یہ اطلاع دی کہ مجھ سے اس نے یہ یہ باتیں کی ہیں تو اس پر ان پر کمیشن مقرر کیا گیا جس کے صدر ایک نہایت مخلص عرب مصری احمدی تھے، بشیر احمد صاحب رفیق اس بورڈ کے ایک ممبر تھے اور عبدالحمید عبدالرحمٰن، ماریشس والے بھی اس کے ایک ممبر تھے۔ انہوں نے متفقہ طور پر یہ رپورٹ پیش کی کہ یہ شخص کھایا گیا ہے، منافق ہے، جھوٹ بولتا ہے اور ہرگز اس لائق نہیں کہ ایک منٹ بھی اس کو جماعت کے کسی کام پر رکھا جائے۔ اس لئے ہم متفقہ سفارش کرتے ہیں کہ جب اس کے جرائم ثابت ہیں اور بار بار کی مغفرت اور عفو کے سلوک نے ایک ذرہ بھی اصلاح پیدا نہیں کی۔ اس لئے اس کو فوری طور پر فارغ کر دینا چاہیے۔

6 جولائی کو میں نے کمیشن مقرر کیا ہے اسی روز (6 جولائی) کو انہوں نے تحریری طور پر مجھے لکھا کہ مَیں بہت شرمندہ ہوں کہ اپنے شکوک کا اظہار نہ کبھی آپ سے کیا نہ علمائے سلسلہ سے بات کی ......تحریر تو لمبی ہے یہ ایک فقرہ یاد رکھنے کے لائق ہے تاکہ میں اس پر بعد میں تبصرہ کرسکوں۔ اخبارات میں انہوں نے یہ بیان دیا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق مجھے بڑی مدت سے شکوک پیدا ہو رہے تھے۔ جب میں 'میرا نام لے کر' کہ اس کے سامنے ان کو پیش کرتا تھا تو وہ تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے تھے۔ بالآخر میں نے آمنے سامنے کر کے چیلنج کیا کہ یہ جماعت جھوٹی ہے اور اس کے باوجود وہ جب مجھے مطمئن نہ کر سکے تو مَیں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں جماعت کو چھوڑ دیتا ہوں اور یہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط (7/جولائی 1989ء) کا ہے کہ میں بہت شرمندہ ہوں کہ اپنے شکوک کا اظہار نہ کبھی آپ سے کیا نہ علمائے سلسلہ سے بات کی"۔

"جو کچرا جماعت باہر پھینکتی ہے اسے یہ سینے سے لگا لیتے ہیں"۔

"اب اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنا بڑا معرکہ مارا گیا ہے جو ایسے شخص کو جو اپنی تحریر سے واضح طور پر قطعی جھوٹا ثابت ہے اور بددیانت ثابت ہے اور منافق ثابت ہے اس کو انہوں نے جیت لیا ہے...... حیرت انگیز بات ہے، جماعت جو کچرا باہر پھینکتی ہے اس کو یہ سینے سے لگا لیتے ہیں اور پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہماری فتح ہوئی ہمارا غلبہ ہوا............

یہ سزا پانے کے بعد جماعت سے علیحدہ ہوئے ہیں، ہمارے ردّ کرنے کے بعد گئے ہیں، اس لئے اس ارتداد کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہوا کرتی۔ جس کو آپ نکال کر باہر پھینک دیں اس کا ارتداد کیا اور عدم ارتداد کیا۔ جس کو ہم نے قبول ہی نہیں کیا، جس کی بیعت فسخ کر دی، اس کا بعد میں کہنا کہ مَیں مرتد ہوں یہ بالکل بے معنی اور بے حقیقت ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/دسمبر 1989ء ہفت روزہ بدر قادیان 18/جنوری 1990ء)

اس حقیقت کے پیش نظر قارئین کرام بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عودہ صاحب کے اس قول میں کس قدر سچائی ہے کہ انہوں نے بڑی تحقیق کے بعد احمدیت ترک کی ہے۔ ان کے والدین ان کے ارتداد کے باوجود بڑے اخلاص کے ساتھ احمدیت کے ساتھ چمٹے رہے۔ والدہ کی وفات کے بعد ان کے والد صاحب آج تک بفضل اللہ تعالیٰ مخلص احمدی ہیں۔

ہم ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد عرب جماعتوں کے لئے خلیفہ وقت سے ملنے کی راہ کھل گئی اور عربوں میں دعوت الی اللہ کے لئے اور ان تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے حضور انور نے متعدد پروگرام شروع فرمائے۔ یہ کوششیں جاری تھیں کہ حسن عودہ صاحب کے انحراف کا واقعہ سامنے آیا۔

آج جب ہم بعد کے واقعات پر غور کرتے ہیں تو نہایت واضح طور پر یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ایک شخص کے ارتداد میں اپنے قرآنی وعدے کے مطابق عربوں کی ایک بڑی جماعت عطا کرنے کی بشارت دے رہا تھا۔ اور گویا یہ فرما رہا تھا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ خوش ہو جاؤ کہ میرے وعدے کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اب عرب کی ایک بڑی بھاری جماعت احمدیت قبول کرنے والی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جماعت کو ایم ٹی اے کی نعمت عطا ہوئی جس پر لقاء مع العرب پروگرام شروع ہوا تو یہ موعودہ ثمار ایک ایک کر کے احمدیت کی گود میں گرنے لگے اور آج خلافت خامسہ میں عرب دنیا میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگ حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں اور ایک عرب کے مرتد ہونے پر عربوں سے ایک قوم احمدیت میں داخل ہو گئی ہے جو حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء اور نظام جماعت سے محبت واطاعت اور اخلاص و وفا میں ہر روز نئی شان سے آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔

مجلّہ "اَلتَّقْویٰ"

عرب دنیا میں دعوت الی اللہ کو وسیع اور تیز کرنے، عرب احمدی احباب سے رابطہ رکھنے، ان کی تربیتی اور علمی لٹریچر کی ضروریات پوری کرنے، اسی طرح عربی زبان میں تراجم، مزید لٹریچر کی تیاری، اور عربی زبان میں ایک رسالہ کے اجراء کے لئے جنوری 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لندن میں ایک مرکزی عربک ڈیسک قائم فرمایا جس کے بارہ میں تفصیل بیان ہو چکی ہے۔ ذیل میں عربی رسالہ کے اجراء اور اس کے اثر ونفوذ کے بارہ میں مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کے اخبار بدر قادیان میں شائع ہونے والے ایک مضمون سے کچھ معلومات کسی قدر تصرف کے ساتھ نظر قارئین کی جاتی ہیں۔

اجراء اور پہلا ایڈیٹوریل

بورڈ

12 جنوری 1988ء کو دعا کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عربک ڈیسک کے تحت عربی ماہانہ رسالہ کا اجراء فرمایا اور اس کا نام "اَلتَّقْویٰ" تجویز فرمایا۔ اس کا ایڈیٹوریل بورڈ بھی حضور نے خود ہی مقرر فرمایا جو درج ذیل احباب پر مشتمل تھا:

مکرم صفدر حسین عباسی صاحب (چیئر مین بورڈ)، مکرم عبدالمومن طاہر صاحب، مکرم نصیر احمد قمر صاحب، مکرم منیر احمد جاوید صاحب، مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، مکرم حسن عودہ (رئیس التحریر)۔ مؤخر الذکر شخص کو حضور انور نے اس کی بعض حرکات کی بناء پر مارچ 1989ء میں معطل کر دیا تھا۔

بعد میں حضور انور نے الحاج محمد حلمی الشافعی صاحب کا نام بھی اس فہرست میں شامل فرمایا۔ یہ بات محتاجِ بیان نہیں کہ اس عرصہ میں "اَلتَّقْویٰ" کے تقریبًا ہر شمارے کا اکثر حصہ اور بعض دفعہ سارے کا سارا شمارہ آپ ہی کے مقالات یا تراجم پر مشتمل ہوتا تھا جن کو بیک وقت شائع کرنے کے لئے آپ کے مختلف قلمی نام استعمال کئے جاتے تھے۔

اس رسالہ کے اب تک ہونے والے مدیران اعلیٰ کے اسماء درج ذیل ہیں۔

حسن عودہ (مئی 1988ء-فروری 1989ء)

عبدالمؤمن طاہر (1989ء -1994ء)

الحاج محمد حلمی الشافعی صاحب مرحوم (1994ء-1996ء)

ابوحمزہ التونسی (1996ء - تاحال)

"اَلتَّقْویٰ" کا ادارتی بورڈ تو نصیر احمد قمر صاحب، منیر احمد جاوید صاحب، عبدالماجد طاہر صاحب پر ہی مشتمل رہا، جبکہ ایڈیٹوریل بورڈ میں مختلف وقتوں میں توسیع ہوتی رہی جو کہ اب مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل ہے۔ عبدالمؤمن طاہر صاحب، عبدالمجید عامر صاحب، ہانی طاہر صاحب، محمد احمد نعیم صاحب اور محمد طاہر ندیم۔

اس مجلّہ کا پہلا شمارہ مئی 1988ء میں شائع ہوا۔ اب تک اہم ترین شمارہ جات میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر شائع ہونے والا نمبر اور خلافت جوبلی 2008ء کے موقع پر شائع ہونے والا "جوبلی نمبر" ہے۔ جن میں جماعت کی صد سالہ

تاریخ بڑے ٹھوس اور دلآویز مقالات اور خوبصورت تصاویر کے ساتھ ایک اچھوتے انداز میں محفوظ کر دی گئی ہے۔ والحمدللہ۔

مقبولیت ونفوذ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس رسالہ میں بڑی برکت ڈالی۔ باوجود مشکلات کے یہ رسالہ عرب دنیا میں پہنچا۔ بہتوں کے شکوک وشبہات دور ہوئے اور کئی روحوں نے ہدایت پائی۔

اس وقت جماعت کا ٹی وی چینل یا ویب سائٹ تو نہیں تھے اس لئے جماعت کا پیغام پہنچانے کے لئے رسائل اور اخبارات ہی بنیادی ذریعہ متصور ہوتا تھا۔

شروع میں یہ رسالہ دنیا بھر کے بڑے بڑے علماء، مفتیان، فقہاء، مذہبی مفکرین، عرب حکمرانوں، بڑی بڑی لائبریریوں، یونیورسٹیوں اور تنظیموں کو بھجوایا جاتا رہا۔ لیکن کچھ عرصہ تک اکثر عرب ممالک کی طرف سے اس کی وصولی کی خبر نہ آئی۔ تحقیق کروائی گئی تو پتہ چلا کہ یہ رسالہ اکثر عرب ملکوں میں پہنچتے ہی ضبط کر لیا جاتا ہے۔ اس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ ایسے عرب ممالک میں رسالہ نہ بھیجیں۔ اس کی بجائے غیر عرب ممالک میں خصوصاً یورپ اور افریقہ وغیرہ میں رہنے والے عربوں اور عربی دان طبقہ کی طرف زیادہ توجہ دیں اور دلچسپی لینے والے نادار قارئین کو بے شک مفت دیں۔ چنانچہ اس ارشاد پر عمل کیا گیا اور اس کے نہایت بابرکت پھل ملے۔ ان امور کی قدرے تفصیل قارئین ہی کے خطوط اور بیانات کی روشنی میں پیش ہے۔

اہل صحافت کے تبصرے

......ناروے میں مقیم ایک غیر از جماعت عرب صحافی ڈاکٹر احمد ابو مطر لکھتے ہیں:

اگست 1995ء کے شمارہ میں ''نصوص اسلامیہ مقدسہ'' کے زیر عنوان مضمون پر میں آپ لوگوں کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ واقعی آپ نے صحیح (دینی) موقف پیش کیا ہے۔ آج بہت سے لوگ دین کے نام پر کئی قسم کی ہلاکت خیز حرکتیں کر رہے ہیں خصوصاً جو آزادئ فکر و اجتہاد پر پابندی لگاتے ہیں۔ یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا سب سے بہترین عطیہ عقل انسانی ہے۔

......لبنان کے ایک صحافی محمود رمضان صاحب لکھتے ہیں:

میں لبنانی ہوں اور جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں مقیم ہوں۔ مجھے دینی مسائل کے بارہ میں بہت دلچسپی ہے مگر مجھے (دینی) لٹریچر میں بہت سے رخنے اور تضادات نظر آتے ہیں۔ ان تضادات کو سلجھانے کے لئے میں نے بہت مطالعہ اور سوچ بچار کی مگر ناکام رہا۔ خوش قسمتی سے ایک پاکستانی احمدی نوجوان سے ملاقات ہوئی اور اس سے گفتگو کے ذریعے مجھے احساس ہوا کہ اس شخص کے پاس قرآن کریم کی مشکل آیات کی ایسی تفسیر ہے جو نہایت معقول ہے۔ اس تفسیر سے قرآنی آیات میں بظاہر نظر آنے والا تضاد رفع ہو جاتا ہے اور کسی ایسی نامعقول تاویل کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی جو بعض علماء کرتے ہیں۔ خصوصاً وفات مسیح کے بارہ میں احمدیت کا موقف بڑا مدلل اور واضح ہے۔ یہ احمدی نوجوان عربی نہیں جانتا تھا مگر اس نے عربی لٹریچر بھجوانے کا وعدہ کیا۔ بعد ازاں وہ عربی رسالہ ''التقویٰ'' کے بعض شمارے لایا۔ مجھے اس رسالہ کا انداز بہت اچھا لگا ہے کیونکہ اس میں جدید سائنس اور وفات مسیح کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے مسلک میں حسین تطابق نظر آتا ہے۔ براہ کرم مجھے مزید لٹریچر ارسال کریں شاید اللہ تعالیٰ میری صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائے۔

......غانا سے ایک مجلّہ کے ایڈیٹر مکرم ابو بکری صاحب لکھتے ہیں۔

اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں اور محبت کے نام سے لکھتا ہوں اور پیار کے نام سے تحریر کرتا ہوں۔ میری خوشی کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی جب آپ کی طرف سے (دین) کے جہاد میں سرگرم یہ رسالہ ملا تھا۔ مگر اب آپ اسے بند کرنا چاہتے ہیں۔ اے میرے...... بھائیو.........مجھے اس رسالہ کی شدید ضرورت ہے کیونکہ اسی کے ذریعہ تو مجھے احمدیت کا تعارف ہوا تھا اور اس جماعت کی عظیم خدمات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ اس طرح کریں کہ اس رسالہ کے تبادلہ میں آپ میرا رسالہ قبول فرمائیں۔ مگر خدارا ''التقویٰ'' بھیجنا ہرگز بند نہ کریں۔

......لندن میں مقیم ایک بہت بڑے عرب سکالر، صحافی اور کئی کتب کے مصنف الشیخ حسین العاملی لکھتے ہیں:

''التقویٰ'' میں چھپنے والے امام جماعت احمدیہ کے خلیجی جنگ کے بارہ میں خطبات مَیں ان دنوں پڑھ رہا ہوں۔ براہ کرم مسلمانوں کے سیاسی مسائل کے حل کے بارہ میں خلیفہ صاحب کے یہ سب خطبات مجھے ارسال کریں۔ کیونکہ مجھے ان خطبات سے اپنی تصنیفات کی تیاری میں بڑی مدد ملے گی۔

اہل دانش کے تبصرے

......الجزائر سے ایک بہن نے لکھا:

آپ کا مجلّہ ''التَّقْوٰی'' ملا۔ میری خوشی کا آپ تصور نہیں کر سکتے۔ بہت حیران ہوئی کہ میرے ایسے بھائی ہیں جنہوں نے تراجم قرآن کر کے ایسی شاندار خدمت کی ہے۔ مگر پاکستانی نام نہاد علماء کی طرف سے ہونے والے ظلم پر افسوس ہوا۔ اس رسالہ کی افادیت کے پیش نظر ہم نے اسے اپنی مسجد کی لائبریری میں رکھا ہے۔ مَیں بڑی ہی خوشی کے ساتھ آپ کو بتاتی ہوں کہ آپ جس طرح (دین) کے محاسن پیش کر رہے ہیں میں اس کی دن بدن قائل ہوتی جا رہی ہوں۔ گویا میں بھی آپ میں سے ایک ہوں۔ مجھے تو اسی گھر کی تلاش تھی۔

......سری لنکا سے ایک عالم دین مکرم یحیٰی صاحب مؤمنانہ انکساری اور تواضع سے لکھتے ہیں:

مَیں نے ہندوستان سے مولوی فاضل کیا ہے۔ مجھے احمدیت کا قبل ازیں کچھ زیادہ علم نہ تھا۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ مَیں تو اس گدھے کی طرح تھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔ الحمدللہ کہ اس نے مجھے بچا لیا اور میرا دل کھول دیا تا کہ حق اس میں داخل ہو اور یہ اس طرح ہوا کہ کولمبو میں ''بیت الحمد'' کے امام صاحب نے ''التقویٰ'' رسالے کے بعض شمارے ارسال کئے۔

......تیونس سے محمد شریف صاحب لکھتے ہیں۔

مجھے ''التقویٰ'' پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں تو ایسے (دینی) اور تحقیقی مضامین ہیں جو رواداری کی تعلیم دیتے ہیں۔......اس وقت ایسے ہی رسالوں کی شدید ضرورت ہے۔ اس کے جوبلی نمبر نے تو مجھے حیران کر دیا۔ تعجب ہے کہ ایسی جماعت سے اب تک ہم کیسے بے خبر رہے؟! ہمارے علماء نے تو آپ کی جماعت کے بارہ میں ہمیں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ براہ کرم ایسی نیک جماعت کے بارہ میں مزید معلومات والا لٹریچر دیں۔ اس جماعت نے تو واقعی اپنے تن من دھن اور اپنے علماء کو دنیا بھر میں (دینی) اقدار پھیلانے کے لئے وقف کر ڈالا ہے۔

......سڈنی آسٹریلیا سے ایک عرب دوست حسین حمید صاحب نے لکھا:

مجلّہ ''التقویٰ'' میں ''موازنہ تفسیر القرآن'' کے موضوع کے تحت آپ نے نہایت مفید سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ براہ کرم اسے مکمل کئے بغیر نہ چھوڑیں تا کہ لوگوں کو قرآن کی صحیح اور اس کے شایان شان تفسیر پتہ لگے۔ انہیں قرآن کے عظیم دلائل کی خبر ہو۔

......مراکش سے محمد القاسمی صاحب لکھتے ہیں:

میں نے فلسفہ میں ڈگری کی ہوئی ہے۔ مَیں اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت تصور کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ کے ذریعہ مجھے صراطِ مستقیم دکھائی۔ میں آپ سے یہ بات چھپا نہیں سکتا کہ میں مجلّہ میں چھپنے والی ہر چیز سے بیحد متأثر اور مسرور ہوتا ہوں۔ اس مجلّہ کا مطالعہ کر کے میں دوسروں کے سامنے سب کچھ بے کم وکاست پیش کر دیتا ہوں جس کی وجہ سے میں نوجوانوں کے حلقہ میں بڑا عالم سمجھا جانے لگا ہوں۔

......اردن سے ہمارے احمدی دوست عبدالرحمٰن محمد صاحب تحریر کرتے ہیں:

مَیں نے رسالہ ''التَّقْوٰی'' اپنی یونیورسٹی کے بعض دوستوں کو دکھایا تو انہیں بہت ہی اچھا لگا۔ بعض نے مزید کا مطالبہ کیا ہے۔ جماعت کے پیش کردہ افکار پڑھ کر یہ لوگ کہتے ہیں کہ واقعی یہ ایسے انقلابی افکار و خیالات ہیں جو سابقہ غلط افکار یعنی اسرائیلیات کا قلع قمع کر دیتے ہیں۔ آپ لوگوں کو مبارک ہو۔

درسگاہوں کے نصاب میں

افریقہ کے کئی عربی مدارس اور اسلامی مراکز (جو ہماری جماعت کے نہیں) بڑے اصرار کے ساتھ ہمارا رسالہ منگواتے ہیں تا کہ اسے اپنے نصاب میں شامل کریں اور اپنی لائبریریوں میں رکھیں۔ بطور نمونہ نائیجریا کی ایک ایسی ہی درسگاہ ''مرکز محمود للدعوۃ الاسلامیۃ'' کے ڈائریکٹر محمود احمد تیجانی کے متعدد خطوط میں سے بعض اقتباسات پیش ہیں۔ لکھتے ہیں:

براہ کرم ''التَّقْوٰی'' اور دیگر کتب ہمیں ارسال کریں اور کرتے رہیں تا لوگوں کو پتہ لگے کہ مخالفین کا پراپیگنڈہ کہاں تک درست ہے۔

مَیں آپ کے رسالہ سے کانو یونیورسٹی میں طالبعلمی کے زمانہ میں متعارف ہوا تھا۔ مَیں جب بھی لائبریری جاتا آپ کا مجلّہ پڑھتا۔ اس کے تحقیقی مضامین نہایت ہی اعلیٰ پائے کے ہوتے ہیں۔ اسی رسالہ کے ذریعہ مجھے علم ہوا کہ احمدی حقیقی...... ہیں۔

...... چونکہ اس عظیم حقیقت کا علم مجھے ''التقویٰ'' کے ذریعہ ہوا ہے اس لئے براہ کرم اس رسالہ کے باقی شمارے بھی اگر میسر ہوں تو مجھے ارسال کر دیں تا کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی تفسیر کی اقساط میرے پاس مکمل ہو جائیں۔ مجھے ان کا ہم نام ہونے پر فخر ہے۔ اسی طرح کلام الامام کا کالم بھی مجھے بہت ہی پسند ہے۔

ہماری درسگاہ کو اس رسالہ کی سخت ضرورت ہے۔ ہم اسے اپنی درسگاہ کی لائبریری میں رکھنا چاہتے ہیں۔ خاکسار خود بھی طلباء، اساتذہ اور دوست احباب کے سامنے احمدیت کی حقیقی شکل پیش کرتا رہتا ہے۔

......چین کے صوبے قانسو کے شہر لانچو (Lanzhou) میں ایک دینی درسگاہ المدرسہ العربیہ بلانشتو کے پرنسپل لکھتے ہیں:

ہمارا یہ دینی مدرسہ 10 سال سے قائم ہے جو یہاں کے مسلمانوں کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس میں 200 سے زائد طلبہ و طالبات ہیں اور 5 کلاسز ہیں۔ اس کے اکثر اساتذہ برائے نام گذارہ لیتے ہیں۔ اب تک کئی طلباء فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ براہ کرم اپنا یہ مشہور رسالہ ہمارے مدرسے کے نام جاری کر کے ہماری مدد کریں اور ہمیشہ ہمیں بھیجتے رہیں۔

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب

سانحہ لاہور میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب کا ذکر خیر

ایک حسین و جامع الصفات مرحوم دوست کی بار بار امڈتی یادیں نوک قلم کو متحرک کرنے کا مہمیز ہوئی ہیں۔ ایسا پیارا دوست جس کے حسین یادوں اور تمام تر خوبیوں کو کما حقہ ورطۂ تحریر میں لانے پر شاید میرا قلم محیط نہ ہو پائے۔ میری مراد 28 مئی 2010ء کو لاہور کے المناک سانحہ میں دوران عبادت سجدہ گاہوں کو خوں بار کر کے راہ مولیٰ میں نذرانہ جاں پیش کرنے والے، کاروان احمدیت کے ایک نہایت سادہ مزاج، شریف النفس، دردمند دل کے مالک، دوسروں کے ہر گاہ کام آنے والے، متین و بردبار، بلند حوصلہ، منکسر الطبع اور بے لوث خادم دین دوست مرزا ظفر احمد مرحوم سے ہے۔ کوئی چوبیس سال پیشتر مارچ 1986ء میں جب ایک مطالعاتی دورہ پر مجھے پہلی مرتبہ چند روز کے لئے جاپان آنے کا موقع ملا تو احمدیہ سنٹر ٹوکیو میں مکرم مرزا ظفر احمد صاحب سے میری سب سے پہلی ملاقات ہوئی۔ نہایت خاموش طبع اور کم گو، لیکن جب بات کرتے تو ٹھہر کر، سوچ کر اور بامحل۔ دیکھنے والے کو آپ کے کم گو مگر متانت سے پُر چہرے کو دیکھ کر فوراً یہ اندازہ ہو جاتا کہ یہ شخص کسی مثبت تعمیری سوچ یا ذکر الٰہی میں گم ہے۔ آپ کی بات سے تقویٰ اور فہم و ذہانت مترشح ہوتی تھی۔

1986ء کے چند روزہ قیام جاپان کے دوران آپ کے ساتھ تعارف اور چند ایک مختصر ملاقاتوں نے میرے دل پر آپ کی دلنشیں شخصیت کا ایک پائیدار نقش بنا دیا۔ آپ جماعتی خدمات میں پیش پیش نظر آتے اور مجھے یاد ہے کہ ان دنوں ٹوکیو مشن ہاؤس میں باقاعدہ کوئی مربی سلسلہ متعین نہ تھے اور مرزا ظفر احمد صاحب وہاں آنریری مربی کے فرائض بجا لا رہے تھے۔ اس کے بعد 1987-88ء میں جب خاکسار کراچی کے حلقہ مارٹن روڈ میں مربی کے طور پر متعین تھا، مکرم مرزا صاحب سے دوبارہ ملاقات کا موقع اس وقت ملا جب آپ اپنی شادی کے بعد جاپان واپس جاتے ہوئے کراچی میرے پاس تشریف لائے۔ پھر 1989ء میں خاکسار کی جاپان میں تعیناتی کے بعد تو آپ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ملازمت کے علاوہ آپ کے وقت کا زیادہ تر حصہ جماعتی خدمات اور فلاح احباب کی اغراض میں صرف ہوتا تھا۔ آپ بہت لگن، سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے سپرد فرائض بجا لاتے اور مفوضہ فریضہ کی تکمیل تک اس سے توجہ نہ ہٹاتے۔ آپ نے جاپان میں نیشنل اور لوکل سطح پر متعدد عہدوں پر مسلسل خدمت کی توفیق پائی اور ایک لمبا عرصہ نیشنل سیکرٹری مال کے فرائض بہت محنت سے ادا کرتے رہے۔ کمپیوٹر سے بھی آپ خاطر خواہ شناسا تھے اور شروع میں کمپیوٹر سے متعلقہ تمام امور آپ ہی بجا لاتے تھے۔ مجھے یاد ہے 1990ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر انٹرنیشنل شوریٰ میں جاپان سے خاکسار اور ایک دوست طلعت محمود صاحب شامل تھے دوران شوریٰ کمپیوٹر سے متعلقہ ایک تجویز پر بننے والی کمیٹی کے لئے خاکسار نے طلعت محمود صاحب کا نام پیش کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس پر فرمایا یہ طلعت صاحب کیا کرتے ہیں۔ جاپان میں تو مرزا ظفر احمد صاحب ہیں کمپیوٹر کے ماہر......"

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب کی یہ خدمت جاپان کی جماعت میں ہمیشہ یاد رہے گی کہ آپ ٹوکیو میں ایک لمبا عرصہ مسلسل جمعہ کے روز سب سے پہلے مشن ہاؤس آ کر نماز جمعہ کے لئے اہتمام سے تیاری کرتے اور نمازیوں کا استقبال کرتے۔ جاپان میں جمعہ کے روز دفاتر میں چھٹی نہ ہوتی ہے تاہم آپ کی کمپنی میں پابندی نماز جمعہ کی اس حد تک شہرت تھی کہ اگر کبھی آپ زیادہ مصروف ہو کر کچھ لیٹ ہونے لگتے تو آپ کے جاپانی افسران یا ساتھی خود آپ کو یاد کرا دیتے کہ آج جمعہ ہے اور آپ نے نماز کے لئے جانا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھے ایک لطیفہ بھی یاد آ گیا کہ ایک روز جبکہ خاکسار ٹوکیو سے باہر سفر پر تھا، مرزا صاحب دفتر سے وقفہ کر کے جمعہ کی ادائیگی کے لئے مشن ہاؤس تشریف لائے اور حسب معمول تیاری وغیرہ کر کے نداء دی اور نماز کے انتظار میں بیٹھ گئے، لیکن کوئی ایک نمازی بھی نہ آیا۔ مرزا صاحب نے کچھ انتظار کے بعد مایوس ہو کر دکھی دل سے تنہا ہی نماز ادا کی اور ایک عجیب غم کی کیفیت میں دفتر واپس چلے گئے کہ لوگ اس قدر سست اور لاپرواہ ہو گئے ہیں کہ کوئی ایک فرد بھی نماز جمعہ پر نہ آیا ہے۔ اس غمگین کیفیت میں آپ نے جب شام کو کسی سے اپنے دکھ کا اظہار کیا تو اس نے حیرت سے بتایا کہ مرزا صاحب! لیکن آج تو جمعہ نہیں بلکہ جمعرات ہے؟

یوں مرزا صاحب کا یہ واقعہ ایک لطیفہ کے طور پر مشہور ہو گیا لیکن اس واقعہ سے نماز جمعہ کی طرف آپ کی توجہ اور فکر کا خوب اندازہ ہوتا ہے آپ کی مالی قربانی کا معیار بھی غیر معمولی تھا۔ چندہ کی ادائیگی میں ہمیشہ پہل کر کے صف اول میں شمار ہوتے تھے۔

آپ کی طبیعت میں بہت سادگی تھی کھانے پینے میں بالکل تکلف نہ کرتے تھے۔ لیکن مہمان نوازی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ کم بولتے لیکن باموقع بات کرتے تھے۔ ہمیشہ سوچ کر درست مشورہ دیتے۔ آپ کی طبیعت میں مزاح بھی تھا اور ہنسی مذاق بھی کرتے تھے لیکن میں نے کبھی آپ کو کھل کر بہت بلند آواز سے قہقہہ لگاتے نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ میرے ہمراہ سفر میں مرزا صاحب اور ان کی اہلیہ کار میں جا رہے تھے۔ دوران سفر ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے۔ میں نے مشورہ دیا کہ مرزا صاحب آپ اتنے کام کرتے، کمپیوٹر بھی خوب جانتے ہیں، ٹائپ بھی کر لیتے ہیں۔ صرف ڈرائیونگ نہیں آتی یہ کیوں نہیں سیکھ لیتے۔ تو بڑے مزاح سے کہنے لگے کہ کار چلانی تو مجھے آتی ہے لیکن روکنی نہیں آتی۔

آپ اکثر سفر میں خاموش رہ کر ذکر الٰہی کرتے رہتے، مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ نئے سال کے آغاز میں جب سارے جاپان میں چھٹیاں ہوتی ہیں مرزا صاحب ہمارے ساتھ پروگرام بنا رہے تھے کہ کہیں سیر پہ چلتے ہیں۔ چنانچہ طے پایا کہ Nikko کے علاقہ میں کہیں پہاڑ پر جایا جائے۔ ایک دوست ناگویا سے آئے ہوئے تھے ان کی ایک چھوٹی سے کار پر ہم روانہ ہو گئے۔ محترم مرزا صاحب اور ان کی اہلیہ عقب میں سوار تھے۔ Nikko کے قریب پہنچے تو پہاڑ شروع ہوتے ہی۔ سڑک سفید برف سے اٹی ہوئی نظر آئی دیکھا تو لوگ ایک طرف رک کر اپنی کاروں کے ٹائروں پر برف پر چلنے میں مدچین چڑھا رہے تھے۔ لیکن ہم ناتجربہ کار تھے اور چین ساتھ ہی نہ لائے تھے، تاہم کچھ دیر رک کر مشورہ کے بعد طے پایا کہ جہاں تک ممکن ہو آگے جاتے ہیں۔ چنانچہ سڑک کے درمیان ٹریفک کے ٹائروں سے بننے والی دو سیاہ لکیروں میں دھیرے دھیرے کار چلاتے ہم آگے بڑھتے اور جہاں ذرا سا پھسل کر جھٹکا لگتا یا کار ڈولتی تو محترم مرزا صاحب کی اہلیہ کے منہ سے بے ساختہ بسم اللہ اور درود شریف کی دعائیں نکلتیں اور ہم ایک عجیب سراسیمگی میں بالکل خاموش کار چلاتے آگے بڑھتے رہے۔ بالآخر پہاڑ کی چوٹی پر منزل کے قریب جا کر ہمیں ایک پٹرول پمپ سے امدادی زنجیر مل گئی جسے ٹائروں پر چڑھا کر واپسی کا باقی سفر اطمینان سے طے ہوا تاہم اس سارے سفر میں مرزا صاحب خاموشی سے زیر لب ذکر الٰہی کرتے رہے اور کسی قسم کا خوف، گھبراہٹ یا عدم اطمینان آپ کے چہرے سے مترشح نہ ہوا۔

پاکستان واپس آنے کے بعد محترم مرزا صاحب نے اپنے تعلق محبت و شفقت میں کمی نہ آنے دی۔ بلکہ جب بھی ہمارا لاہور جانا ہوا۔ مرزا صاحب ضرور اپنے گھر مدعو کرتے، بارہا اصرار کے ساتھ گھر لے جاتے اور خوب ضیافت کرتے۔ جب خود ربوہ آتے تو اکثر لاہور سے فون کر کے اطلاع دیتے کہ ہم ربوہ آ رہے ہیں اور ضرور گھر تشریف لاتے۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہمارے جاپانی احمدی دوست محمد اویس کوبایاشی صاحب بھی ربوہ آئے ہوئے تھے تو محترم مرزا صاحب نے فون کیا کہ ہم نتھیا گلی کی سیر کرنے گئے ہوئے ہیں تاہم واپسی پر ربوہ سے ہو کر لاہور جائیں گے اور جس روز ربوہ آ رہے تھے مجھے راستہ سے دو تین مرتبہ فون کر کے رابطہ کیا پھر سرگودھا کے قریب پہنچ کر بتایا کہ سرگودھا کے قریب پہنچ گئے ہیں کوئی ایک گھنٹہ تک ربوہ میں ہوں گے لیکن جب کوئی دو اڑھائی گھنٹہ کے انتظار کے بعد خاکسار نے فون کر کے پتہ کیا تو ہنس کر کہنے لگے کہ سرگودھا سے راستہ تلاش کر کے جس سڑک پہ ربوہ آنے کے لئے روانہ ہوئے تھے اس سڑک نے تو ہمیں دوبارہ پنڈی بھٹیاں موٹروے تک پہنچا دیا ہے اس لئے اس کو حکمت ایزدی قرار دے کر ہم اب واپس لاہور پہنچنے والے ہیں اور ربوہ نہیں آ رہے تاہم کچھ روز بعد محترم مرزا صاحب خاص طور پر ربوہ تشریف لائے اور اپنا وعدہ پورا کیا۔

آپ سے آخری ملاقات 15 مارچ 2010ء کو جاپان آتے ہوئے لاہور میں ہوئی۔ دارالذکر سے خاکسار نے مرزا صاحب کو فون کر کے بتایا کہ جاپانی احمدی دوست کوبایاشی صاحب اور خاکسار لاہور میں ہیں اور آج رات کی جاپان کی فلائٹ ہے۔ آپ ایئرپورٹ پر آ جائیں تاکہ ملاقات ہو جائے تو فرمایا کہ میری تو شام کو ایک جماعتی میٹنگ ہے اسے نہیں چھوڑ سکتا۔ تاہم آپ اسی وقت دوپہر کو ہی اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ دارالذکر تشریف لے آئے اور اپنی میٹنگ سے قبل شام تک کا وقت ہمارے ساتھ گزارا۔ اسی دارالذکر لاہور میں جہاں ڈیڑھ ماہ بعد 28 مئی کو آپ نے جام شہادت نوش فرمایا اور اپنا نام ہمیشہ کے لئے اس خانہ خدا کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت میں بلند مقام عطا کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

لکھ دی پھر اہل صدق نے اک داستاں نئی
گردن کٹا کے عشق میں سجدہ کئے کئے
تاریخ آبروئے گلستاں لہو لہو
دامن میں ذکرِ عشقِ شہیداں لئے لئے

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرمہ صادقہ سلطانہ دانش صاحبہ مری روڈ راولپنڈی تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے فاران احمد دانش ولد مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ کی تقریب آمین مورخہ 31 مارچ 2012ء کو مری روڈ گیسٹ ہاؤس راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ بچے سے قرآن کریم اس کے والد ارشاد احمد صاحب مربی سلسلہ مری روڈ نے سنا اور آخر پر دعا مکرم تنویر احمد صاحب ایوان توحید نے کروائی۔ بچے کو قاعدہ مکرم قاری علی اصغر صاحب اوکاڑہ نے پڑھایا۔ قرآن کریم مکمل کروانے کی توفیق خاکسار کے حصہ میں آئی۔ موصوف مکرم محمد جمیل صاحب آف گوجرہ کا پوتا اور رانا عبدالغفور صاحب آف بہوڑو کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم باقاعدگی سے پڑھنے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ مکرم کریم بخش خالد صاحب سابق انسپکٹر مال آمد ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے آئی سی یو میں داخل ہیں۔ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ اور لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

۞ مکرم رانا منظور احمد صاحب لندن یو کے تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے کزن مکرم گل ریز مختار صاحب گلاسگو کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ ان کے دل کے تین والوز بند ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترمہ کوثر سہیل صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب لکھتی ہیں کہ میرے ماموں گر گئے تھے جس کی وجہ سے ہاتھ پر فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

۞ مکرم عبدالسلام گجر صاحب طاہر آباد غربی کے بھتیجے غفران احمد صاحب ایکسیڈنٹ کی وجہ سے زخمی ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

۞ مکرم طاہر احمد منظور صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی سبیقہ طاہر واقفہ نو نے 5 سال 11 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ یاسمہ طاہر صاحبہ کو ملی۔ مورخہ 20 مارچ 2012ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں محترم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے عزیزہ سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم باقاعدگی سے پڑھنے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

۞ مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب ولد مکرم رشید احمد بھٹی صاحب مرحوم آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے میری بیٹی عروشہ زاہد (جو BBIT Hons پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہی ہے) نے 5th سمسٹر میں اپنے ڈیپارٹمنٹ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی بچی کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

۞ مکرم سید مبشر احمد صاحب کارکن دفتر وصیت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم سید مبارز احمد صاحب مربی سلسلہ کی شادی ہمراہ مکرمہ شائلہ صدف صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد ناصر صاحب مرحوم محلہ دارالنصر وسطی ربوہ سے ہوئی ہے۔ دولہا مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ امریکہ کے بھتیجے اور مکرم سید شوکت علی صاحب آف چنی گوٹھ ضلع بہاولپور کے پوتے ہیں۔ مورخہ 17 فروری 2012ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نکاح کا اعلان کیا۔ رخصتی کے موقع پر مورخہ 18 فروری 2012ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کرائی۔ مورخہ 19 مارچ 2012ء کو گراؤنڈ محلہ دارالرحمت وسطی عقب بیت النصرت میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ احباب سے جانبین کیلئے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم ملک ظہور احمد صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب ولد مکرم محمد دین صاحب جلہ آرائیاں ضلع لودھراں مورخہ یکم اپریل 2012ء کو بعمر 80 سال وفات پا گئے۔ لودھراں میں اسی دن مقامی مربی صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز بعد نماز فجر بیت الاحد دارالفتوح غربی میں مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے لمبا عرصہ تک بطور سیکرٹری مال جلہ آرائیاں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نہایت مخلص، صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گزار دعا گو بزرگ اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیٹے مکرم خالد محمود صاحب یو۔کے اور ایک بیٹی مکرمہ زبیدہ ظہور صاحبہ اہلیہ خاکسار یادگار چھوڑی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم احمد محمود خان صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 5 اپریل 2012ء کو صبح تین بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ آپ کو مورخہ یکم اپریل رات کو دل کی تکلیف ہوئی جس کے بعد آپ کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے CCU میں داخل کیا گیا۔ ڈاکٹرز نے بہت محنت اور اخلاص کے ساتھ علاج کیا مگر تقدیر الٰہی کے ماتحت آپ کا بلاوا آ گیا اور آپ خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مورخہ 5 اپریل 2012ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے 1948ء میں سولہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ ربوہ کے ابتدائی رہائشیوں میں شامل تھیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر 80 سال تھی۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کے خاوند مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ایک شعری نشست

مورخہ 9 مارچ 2012ء کی شام مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب آف ناروے نے اپنی رہائش گاہ واقع دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ میں ایک مختصر شعری نشست منعقد کی۔ اس محفل کی صدارت مکرم عبدالکریم قدسی صاحب نے کی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدۂ مندرجہ ذیل شعراء کرام نے اپنا کلام پیش کیا۔ مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب، مکرم ابن کریم صاحب، مکرم عبدالصمد قریشی صاحب، مکرم عبدالسلام اسلام صاحب، مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب اور مکرم عبدالکریم قدسی صاحب۔ اس مختصر مگر خوبصورت محفل میں شعراء نے اپنی تازہ کاوشوں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اختتام پر مہمانان کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(رپورٹ: ایف شمس)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد رفیع خان شہزادہ صاحب صدر محلہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر محمد الطاف خان صاحب مورخہ 9 اپریل 2012ء کو وفات پا گئے۔ اسی روز مکرم فضل احمد ساجد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ طاہر آباد جنوبی میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم لطیف شاہ صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم محترم مولوی محمد شاہزادہ خان صاحب مرحوم واقف زندگی کے بیٹے تھے۔ پنج وقتہ نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے اور بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کے بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

انڈونیشیا میں زلزلہ انڈونیشیا کے علاقے آچے میں 8.9 شدت کا زلزلہ آیا جس کی شدت جنوب مشرقی ایشیا کے متعدد ممالک اور بھارت تک محسوس کی گئی۔ زلزلے کے جھٹکے انڈونیشیا کے علاقوں سماٹرا سے لے کر سنگاپور، تھائی لینڈ اور بھارت کے شہروں کولکتہ، بنگلور، چنائی اور گوہاٹی تک محسوس کئے گئے۔ جس سے لوگوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ انڈونیشیا کے علاوہ پاکستان سمیت 28 ممالک میں سونامی وارننگ جاری کر دی گئی جو کہ چند گھنٹوں بعد واپس لے لی گئی۔

چیف جسٹس کے الیکشن کمیشن کے بارے ریمارکس چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا ہے کہ پولنگ میں انتخابی کیمپ لگانا اور ووٹروں کو پولنگ کیمپ تک لانا بھی خلاف قانون ہے۔ الیکشن کمیشن قانون شکنی پر کارروائی نہیں کرتا اور اگر ہم کریں تو کہتا ہے کہ مداخلت ہو رہی ہے جبکہ چار سال سے ووٹر لسٹیں ہی نہیں بنیں اور الیکشن کمیشن کہتا ہے کہ وہ خود مختار ہے۔

حسین حقانی بلیک بیری ڈیٹا میموکمیشن کو دینے پر رضا مند میموسکینڈل کے اہم کردار سابق سفیر حسین حقانی میموکمیشن کو اپنے بلیک بیری موبائل فون کا ڈیٹا دینے پر رضا مند ہو گئے ہیں اور اس حوالے سے انہوں نے بلیک بیری کمپنی سرچ ان موشن کو حق رازداری سے دستبرداری کا خط لکھ دیا ہے اور کہا ہے کہ کمپنی میری تمام تر گفتگو کا ریکارڈ میموکمیشن ک حوالے کر دے۔

سانحہ سیاچن سیاچین میں برفانی تودے تلے فوجیوں کے دب جانے والے مقام پر امدادی کارروائیوں کا سلسلہ سخت موسمی حالات کے باوجود تیزی سے جاری ہے۔ جس میں ملکی و غیر ملکی ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ اب تک مشینوں اور انسانی ہاتھوں کی مدد سے تقریباً نصف کلومیٹر طویل راستہ ہموار کر لیا گیا ہے۔

تصحیح

۞ روزنامہ الفضل مورخہ 9/اپریل 2012ء کے صفحہ 8 پر عجائبات عالم میں غلطی سے پینٹا گون پر طیارے سے حملہ کی تاریخ 11 ستمبر 2011ء لکھی گئی ہے جبکہ درست تاریخ 11 ستمبر 2001ء ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13/اپریل

طلوع فجر	4:16
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38

درخواست دعا

۞ مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ کالج اٹک اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب کی طبیعت گزشتہ تقریباً ایک ماہ سے ہڈیوں میں کمزوری کی وجہ سے کافی خراب ہے۔ بیماری کا اثر پورے جسم میں پھیل چکا ہے۔ آجکل گھر پر ہی صاحب فراش ہیں۔ ابھی خود اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتیں۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور اکثر غنودگی بھی رہتی ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

خواتین وحضرات کے جملہ امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0334-7801578

گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10